پوتے کی میراث

حضرت مولانا جمیل احمد تھانوی مدظلہم

مفتی جامعہ اشرفیہ ـــــ لاہور

ناشر

ایم۔ ثناءاللہ خان - ۲۶۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

کمیٹی و نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی و سمال ٹاؤن کمیٹی کے اگزیکٹو آفیسر و سکریٹری و صدر و ایڈمنسٹریٹر اور ممبران متفرق مقامات کے ۔ ۱۵ ندرد ۔	صدر پنجاب گلیانہ ضلع راولپنڈی۔ ادارۂ طلوعِ اسلام کراچی ۔ دارالعلوم نعمانیہ گوجرانوالہ و بعض اہل علم حضرات ۔ دوسرے مقامات کے متعدد متفرق اشخاص ۔
صدر انجمن اتحاد بختون پاکستان کراچی ۲ صدر ۔	ایک خاص فارم پر دستخط کرنے والے ۲۲۸ راولپنڈی کے عوام بعض دوسرے شہروں کے یکجائی دستخط کرنے والے عوام ۔
صدر انجمن غربا حسن ابدال۔ صوبائی ٹرانسپورٹ کنٹرولر پنجاب۔ چیئرمین صاحب تعلل ۔ سیٹل منٹ آفیسر شہری علاقہ لاہور	

ان صاحبان میں سے غیر ملازم طبقہ تو شائد اخباری اعلان کی وجہ سے رائیں بھیجنے والا ہے ۔ باقی ملازمین وغیرہ نے یہ لکھ رکھا ہے کہ ہم سے رائے طلب کی گئی ہے ۔ پھر دیندار یا خدا ترس لوگوں نے تو اہلِ علم پر حوالہ کیا ہے اور بعض اہلِ علم نے تحقیقات کی ہے اور اسلام کا قانون یہی بتایا ہے کہ بیٹے کے ہوتے پوتا محروم ہے۔ اور ثبوت بھی پیش کیا ہے ۔ ادارۂ طلوعِ اسلام کا وہی پورا پمفلٹ ہے جس کی حقیقت اس کتاب میں دکھلائی گئی ہے ۔ باقی بل کے حامیوں نے جو بیہودہ الفاظ دین اور بزرگانِ دین کے بارہ میں کہے ہیں وہ انسانیت کا ماتم کرنے والے ہیں اور بعض کے الفاظ تو اسلام سے خارج کر دینے والے ہیں۔

بل کے طرفداروں کے بیان میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور کسی میں اگر کوئی ہے تو ایسی نہیں ہے جو طلوعِ اسلام کے پمفلٹ سے بجنسہٖ یا بہ تبدیلِ لفظ نہ نقل کی گئی ہو، جو اس کی کھلی

دلیل ہے کہ ان سب لوگوں کی رائیں صرف اسی مرکز تحریفات کی تقلید یا پراپیگنڈا سے متاثر ہیں۔ اور ممکن ہے کہ یہ کسی اندرونی سازش کے پھل پھول ہوں۔ راولپنڈی کے لوگوں کے یکجائی دستخط ایک فارم کی عبارت کی شکل میں ہونا بھی اس کو ثابت کرتا ہے۔

پمفلٹ صـ۴ "آپ سکرٹری پنجاب لیجس لیٹو کونسل لاہور کو ۳۰ جنوری ۵۴ء سے پہلے پہلے ایک خط بھیج دیجیے۔ جس میں لکھیے کہ قرآن کی رو سے یتیم پوتے کو حصہ ملنا چاہیے۔ اس لیے ہم اس مجوزہ بل کی تائید کرتے ہیں"۔ اور طلوع اسلام جنوری ۵۴ء صـ۱۰ پر ہے "لوگ اپنے قرآنی ہونے کے دعوٰی کے ثبوت میں کیا کچھ کر کے دکھاتے ہیں ضرورت اس کی ہے کہ عوام کو اس مسئلہ سے آگاہ کیا جائے اور لوگوں کی آواز کو حکومت تک پہونچایا جائے۔ اس لیے حسب ذیل عملی اقدام ضروری ہے صـ۱ ان عوام کو بتایا جائے

صـ۲ کوشش کیجیے کہ یہ پمفلٹ آپ کے علاقہ میں زیادہ سے زیادہ تقسیم ہو جائے جس قدر ضرورت ہو منگا لیجیے۔ لیکن ہم پچیس سے کم نہیں بھیجیں گے۔ صـ۳ ان پمفلٹوں کو پنجاب اسمبلی کے ممبران تک ضرور پہنچائیے اور ان سے خود بھی ملیے۔ صـ۴ عوام کی آراء حاصل کر کے انہیں سکرٹری پنجاب لیجس لیٹو اسمبلی لاہور تک پہنچائیے۔ اور ہمیں بھی اطلاع دیجیے۔ صـ۵ اخبارات سے کہیے کہ وہ اس پمفلٹ کو اپنے ہاں شائع کریں۔ اس کے بعد اب ان منظم سازشوں کا اور کیا ثبوت چاہیے۔ چنانچہ اسمبلی کی روداد میں لفظ بعینہٖ ملتے ہیں

مرکز تحریفات کی ان دلیلوں کی حقیقت دھوکہ بازی تحریف غلط بیانات، غلط حوالے قرآن نام رکھ کر اپنی بے اصل گھڑی ہوئی بات کو پیش کرنا، خدا اور کتاب خدا پر بہت الگانا، نامعقول عقلیات ماننے رکھنا، ان سب کو پوری کتاب میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اگر اسمبلی کے ممبران اور تمام مسلمان انصاف و سنجیدگی سے غور کریں گے تو اس حقیقت پر

Marfat.com

سہولت سے پہنچ جائیں گے۔ کہ صرف ایک گروہ ہے جو تحریفِ قرآن کر کے تمام مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال ڈال کر لوگوں کو بے وقوف بنا کر طرح طرح کی چالوں سے انکی جیبیں اُلٹوا کر اپنا خزانہ بھرنے کی فکر میں یہ سب باقاعدہ اور منظم سازش کر رہا ہے، اگر یہ گروہ اپنے اوپر اسلام کا بورڈ لگائے ہوئے نہ ہوتا تو ہمارا ہر مسلمان بھائی اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتا۔ وہ خود سمجھ سکتا ہے۔ اب دیکھیے اس عالمگیر بورڈ سے کون کون دھوکا کھاتا ہے۔

اس گمراہی میں مبتلا کرنے کا سب سے بڑا ہتھیار مسلمانوں کے رحم و کرم کے ماں سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کے لیے یتیم پوتا یتیم پوتا، کہہ کر ان کے جذبات کو اُبھارتا ہے۔ حالانکہ خیال کرنے کی بات ہے کہ یتیم اس وقت تک یتیم کہلا سکتا ہے جب تک بالغ نہ ہو، ورنہ پھر تو قریب قریب آدمی سے زائد دنیا یتیم ہی ہوگی۔ پھر یہ فرض کیا جاتا ہے کہ یتیم ہونے کو میراث میں کوئی دخل ہے حالانکہ کسی ایک آیت و حدیث اور فقہ کے صریح یا اشارہ میں بھی یتیم ہونے کو میراث کا سبب یا زیادہ ملنے کا سبب نہیں قرار دیا گویا ہوتا تو غیر یتیم اور بالغ وارث ہی نہ بن سکتا اور بالغ ہوتے ہی ہر یتیم کی وراثت کا ماں چھن جانا چاہیے تھا اور ہر یتیم کسی نہ کسی مالدار کا وارث بنا دیا جاتا، خواہ وہ عزیز ہوتا یا باپ کا دوست یا ہم پیشہ یا ہم وطن وغیرہ۔ حالانکہ نہ یہ ضروری کہ پوتا نابالغ چھوٹا سا رہتا بلکہ ابچہ ہو نہ یہ ضروری کہ باعمل مفلس قلاش ہو کہ نہ اس کے باپ کا کوئی نہ کہ مل سکا ہو نہ نانہال سے اُس کی والدہ کو کچھ ملا ہو نہ یہ ضروری ہے کہ اس کا ولی چچا تایا خدا اور رسول کے ڈر اور دنیا کی لاج سے خالی اور تربیت کے فرض سے قاصر ہو۔ نہ یہ ضروری کہ دادا نے اس کو کوئی چیز ہبہ یا وصیت نہ کر دی ہو بہت ہوگا کہ ان سب صورتوں کا عکس ہو، پوتا جوان، بیٹا نابالغ، پوتا امیر، ماں باپ کی میراث والا، بیٹا غریب وغیرہ وغیرہ اور پھر صرف چچا کے ہوتے پوتا محروم ہوتا ہے

Marfat.com

ورنہ یا کل کا وارث ہے یا مقررہ حصوں سے باقی کل کا۔ اور اگر سب عزیز اسی قسم کے ہوں گے بھی کہ نہ خود اس کی ولایت کا فرض محسوس کرتے ہوں نہ اس کے دلی کے احساس نہ کرنے پر اس کا انتظام کرا سکتے ہوں تو پھر ایسی فرضی شکل میں تو خدا اور رسول کے ارشادات کے خلاف کر کے اس کو حصہ دلانے سے بھی اس کے پاس کیا پہنچ سکتا ہے۔ وہ سب کھا جائیں گے اور اُلٹا مالیا معاملہ آبیانہ وغیرہ اس کے ذمہ پڑتا رہے گا۔ ہر شخص کو اس کے باپ کے مال کا حق ہونا عقلی بات ہے جس کا وہ براہِ راست باپ ہے اُسی کا باپ ہے وہی اُس کا بیٹا ہے۔ نہ دادا باپ بن سکتا ہے نہ پوتا بیٹا۔ ہاں کوئی بیٹا نہ ہو تو البتہ یہ اس کے قریب قریب حیثیت پا سکتا ہے اور اگر وصیت سے یا ہبہ سے دادا دینا چاہے گا۔ تو کوئی روک نہیں سکتا، نہیں دینا چاہے گا تو زبردستی کر کے پوتے کو بیٹا بنانے کا کسی کو حق نہیں ہوتا وہ اپنے مال کا مالک ہے۔ دوسرا خبر کرنے والا کون ہوتا ہے بیشک اسلام نے یتیم کی امداد سرپرستی اور ہر طرح کی رحمت رسانی کی بہت ترغیب دی ہے، لیکن جیسے چوری ڈاکہ سے مال لے کر اس کی امداد حرام ہے ایسے ہی میراث میں سے دوسروں کا حق چھین کر دینا حرام ہے۔ یتیم پر رحم کیا جائے تو اپنے پاس سے دیا جائے۔ یہ حلوائی کی دکان پر نانا کی فاتحہ کیسی دوسروں کا حق چھین کر دلوانا کیسا۔ یہ آپ نے خوب رحم کھایا۔ اور سارے مسلمانوں کو ظالم بنا ڈالا۔ دیکھیے ظالم کون ہے۔ ایسی کھلی باتیں بھی سمجھ میں نہ آئیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی دھوکہ باز کا طلسم اثر کر رہا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا ان رایوں پر مسئلہ کا مدار رکھ کر اسمبلی فیصلہ صادر کر سکتی ہے، اور ان لوگوں اور ممبران کی اکثریت کو اس مسئلہ کے شریعت کا قانون ہونے کا معیار قرار دے سکتی ہے۔ جن میں سے جو دینی علم رکھتے ہیں اور انہوں نے اپنی رائے نہیں بلکہ حکم شریعت مع دلائل صحیحہ ثابت کر دکھایا ہے، وہ اس بل کو بالکل خلافِ قرآن و حدیث و اجماع بتحریف

Marfat.com

اور بے دینی قرار دے رہے ہیں اور جو لوگ دینی علوم سے ناواقف ہیں اُن میں سے جن کے دل میں دین کی عظمت تھی وہ بھی علماء پر حوالہ یا اس کی مذمت کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ دونوں باتوں سے خالی اور تحریفی پروپیگنڈا اور سازش میں دانستہ یا نادانستہ مبتلا ہیں صرف وہ بلا کسی معقول شرعی دلیل کے اور بہت سے ویسے ہی بے دلیل اس کے حامی ہیں۔ اگر ان کی اکثریت ہو گئی، تو کیا ان پر فیصلہ دیا جا سکتا ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ صرف ایک شخص اسلم جیراجپوری یا عبداللہ چکڑالوی صاحب اس تحریف کے بانی ہیں، اور باقی قریب قریب سب مسئلہ کی تہ کو نہ پہنچنے کے سبب ان کی دلآویز عبارت یا حسن عقیدت سے تابع محض ہیں، انہی کی کہی بات کو بار بار دہرا کر پروپیگنڈا کرنے والے ہیں اس لیے ان کی سب کی رائے درحقیقت صرف ایک رائے ہے وہ بھی فاسد اور غلط درغلط، پھر بھی بات یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ شرعی قانون کی بنا ناواقف لوگوں کی رائے پر ہی ہو سکتی ہے تو ان کی تو اُن کی اگر سارے ملک کی بھی اتفاقی رائے یہی ہوتی، تو بھی سارے عالم اسلام کے سامنے ان کی تعداد اکثر و اقلیت کیا محض صفر کا درجہ رکھتی ہے تو کیا اسمبلی ایسی نادانی کر گذرے گی، اور ان جعل سازوں کی تحریف اور دھوکہ دینے والوں کے پروپیگنڈا میں آکر اپنے کو تمام عالم اسلام میں بدنام کر لے گی۔ خدا کے روبرو جواب دہی کے لیے تیار ہو جائے گی، تمام آئندہ نسلوں کے حقوق العباد اپنے ذمہ رکھ لے گی۔ جہاں ایک بالشت زمین کے ناجائز قبضہ سے ساتوں زمینوں کا طوق گردن میں پڑے گا یہ لاکھوں ایکڑ کا طوق گردن میں لیلے گی۔ اور بے فائدہ لے لے گی۔ اور جب کہ ہر نیک طریقہ کے جاری کرنے والے کو ثواب اور قیامت تک اس پر عمل کرنے والے کا بھی ثواب اور ہر بری بات کے جاری کرنیوالے کو اس کا گناہ اور قیامت تک اس پر عمل کرنیوالوں کا بھی گناہ ہوتا ہے کیا اسمبلی ایسا سودا کر سکیگی!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی کی میراث قطع کرے گا۔ جسے اللہ نے مقرر کیا تھا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس کی میراث جنت سے قطع کر دینگے (مشکوٰۃ ص۲۱۶) تو کیا اسمبلی بغیر ایک پائی کے فائدہ کے بھی یہ خسارہ سہہ سکے گی ..

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مملکت پاکستان کا وجود بخشا اور پھر اس کو غیر سے پاک فرمایا تو حکام اولین نے اپنا فرض محسوس کرنا شروع کیا اور پنجاب سے میراث کے غیر شرعی قانون کی لعنت کو دور کیا بلکہ ہر بات کے لیے اسلامی قانون کی اسکیمیں بنائیں مگر افسوس ابھی چھ سات سال ہی ہوئے ہیں، کہ پھر غیر شرعی قانون اسلامی و قرآنی لیبل لگا کر دماغوں میں آنے لگے اور بجائے پاکستان کو پاک اور پاک تر بنانے کے گندے خواب دیکھنے لگے عین اس حال نازہ قوم پہ سوبار آدہ

اندیشہ اور قوی اندیشہ ہے کہ ایسی عام لوگ، اسمبلی کے اس فعل کو یہ نہ سمجھ لیں کہ چند نا قابل اعتبار تحریف قرآن والوں کی آڑ لے کر خود اسمبلی پھر آہستہ آہستہ وہی پہلا رواجی غیر شرعی جاہلیت کا قانون قرآنی قانون نام رکھ کر نافذ کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور پھر سی جہالت کے غار میں ڈھکیل رہی ہے، اور دھوکہ کے ساتھ ڈھکیل رہی ہے جس سے مستقل نجات ہوئی تھی۔ پھر وہی رواجی اور ہندوانی بات سراہی جانے لگی ہے چنانچہ اسمبلی کی روداد ۸۴ پر دیپال پور ضلع منٹگمری کے ایک صاحب نے اس اقدام پر کہہ بھی دیا ہے کہ سالم قانون منسوخ کر دیا جائے۔

امید ہے کہ سب مسلمان اور خصوصاً اسمبلی کے ممبر صاحبان اپنے دینی و اسلامی فرض کو محسوس کریں گے اور روز روز کے نئے تحریف کرنے والوں کے جال میں نہ پھنسیں گے۔ اپنے ایمان کی عزیز ترین دولت کو ایسے ڈاکوؤں سے نہ لٹوائیں گے۔

اے اللہ ہم سب کو حق پر قائم رکھ اور حق بات کو ہمارے دلوں میں جما دے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

اسمبلی کے کرنے کے کام

اگر واقعی یتیم پوتوں کی اچھی پرورش نہیں ہو رہی ہے اور اسمبلی ان کو راحت پہنچانا چاہتی ہے تو یتیم بچوں اور خصوصاً یتیم پوتوں کے فائدہ پہنچانے کے لیے امور ذیل پر توجہ کرنی چاہیے۔

(۱) اسمبلی کی روئداد صـ۹۳ کے ۳ کے موافق مجلس علماء سے تحقیق اور رفع شبہات کرائی جائے بغیر اس کے کسی تغیر و تبدل کو منظور نہ کیا جائے ورنہ دین دنیا کا نقصان پیدا ہوگا۔

(۲) ایسے یتیم و غریب و مسکین بچوں کے لیے ولی کے مقرر کرنے کا قانون بنایا جائے کہ جو شرعاً ولی بن سکتا ہو اس کو ولایت کا سرٹیفکیٹ دے کر ذمہ دار قرار دے۔

(۳) یتیم کو ہی تعین کے لیے مجبور نہ کیا جائے دوسرے غریب محلہ دار، اجنبی لوگ یا عدالت اسکی تحقیق اور تجویز کرے غرض فوری طریق سے شرعی فتویٰ کے ساتھ معین کر دے جو حسب میراث کئی بھی ہو سکتے ہیں۔

(۴) ولی کے ذمہ اس یتیم کے اخراجات کی حسب حیثیت تشخیص کر دے اور خلاف کے لیے تعزیر مقرر کرے۔ اور یتیم کو ہر وقت چارہ جوئی کا حق دے۔

(۵) ان یتیموں کے ایسے مقدمات کو مقدمات کے مروجہ اخراجات سے مستثنیٰ قرار دے دے اور سرکاری وکیل کو ان کی پیروی کا ذمہ دار بنا دے۔

(۶) دادا دں کو وصیت کے لیے سہولت دی جائے کہ وہ سادے کاغذ پر بھی محلہ کے کم سے دو معززین کی شہادت سے لکھ سکیں۔

(۷) ہبہ کے لیے جو ٹیکس مقرر کیا گیا ہے اس کو کم سے کم ان کے لیے معاف کیا جائے

Marfat.com

تاکہ ٹیکس رکاوٹ نہ بن سکے۔

(۸) اگر کوئی عزیز ولی ثابت نہ ہوتا ہو یا اس کی اس قدر وسعت نہ ثابت ہو سکے جو یتیم کی پوری تربیت و تعلیم کر اسکے تو حکومت امداد یتامیٰ کا ایک شعبہ قائم کرے جس سے ان یتیموں کو امداد دی جا سکے اور عدالت بعد تحقیق حالات قدر ضرورت وظیفہ مقرر کر دے جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذمہ لیا تھا، اور بعد میں بیت المال کے ذمہ یہ کام تھا۔

چیمہ بل کی خرابیاں

اس کے الفاظ سامنے رکھیے:۔

"اگر کسی بیٹے یا بیٹی، بھائی یا بہن کی موت ایسے وقت واقع ہو جائے جبکہ وہ شخص زندہ ہو جس کا ترکہ سے ملنا ہے تو ان کے ورثا کو ترکہ ایسے ہی ملے گا گویا کہ وقت کھلنے ترکہ کے وہ بھی زندہ تھے یعنی یہ تصور کیا جائے گا کہ جس کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے اس کے بعد فوت ہوئے ہیں۔"

ترمیم کرنے کے لیے سند جواز یہ پیش کی گئی ہے۔

"عام خیال ہے کہ اصول نمائندگی وراثت شرعی کے لیے ایک اجنبی اصول ہے اس وقت پہلے فوت شدہ لڑکے یا لڑکی، بھائی یا بہن کی اولاد ستوفی کا ترکہ نہیں پاتی۔ قانون شریعت میں ایسی کوئی صریح بندش نہیں جو کہ ایسی اولاد کو ترکہ پانے سے روکے اس قانون کا موجودہ تخیل پہلے فوت ہونے والے لڑکا لڑکی بھائی بہن کے بچوں کی زندگی تباہ حال بنا دیتا ہے قانون کو اسلامی روح کے مطابق بنانے کے لیے مندرجہ بالا ترمیم تجویز کی گئی ہے۔"

Marfat.com

آپ ہماری پوری کتاب پڑھ کر یقیناً اس یقین پر تو پہنچ چکے ہیں کہ میراث کا قانون اور خصوصاً پوتے کی میراث کا قانون الٰہی یہ ہے کہ اگر اس کا چچا زندہ ہو تو یہ محروم ہے ورنہ پھر وارث ہے کل کا وارث ہے یا مقررہ حصوں سے باقی کل کا وارث ہے یہ ہے قانون وحی اور قانونِ شریعت چیمہ صاحب اس کو کہتے ہیں "تخیل" "زندگی تباہ حال بنا دینے والا"۔ "اسلام کی روح سے خالی" اور یہ کہ "قانونِ شریعت میں ایسی کوئی صریح بندش نہیں جو کہ ایسی اولاد کو ترکہ پانے سے روک دے"۔ اب اس کا انصاف آپ خود کر لیں کہ اس تہذیب و عقل اور معلومات کی داد دی جائے یا ماتم کیا جائے خدا کرے کہ ان کو ہوش آجائے اور بہت جلد اس گستاخی سے توبہ کر لیں۔

مرکزِ تحریفات کے پمفلٹ میں قائم مقامی کا جو اصول گھڑ کر اس کو قرآنی اصول قرار دے کر خدا تعالیٰ اور اُن کے کلام پر تہمت لگائی گئی ہے حالانکہ وہ جاہلیت کا رواج اور ہندوؤں کا اصول ہے "جس کا ترکہ تقسیم ہونا ہے اس کے بعد فوت ہونے" سے اسی کی تعبیر کی گئی ہے جس کا خلاف قرآنِ مجید ہونا اور نامعقول ہونا قائم مقامی کے مسئلے میں ثابت کیا جا چکا ہے حیرت ہوتی ہے کہ اس کو اجنبی اصول بھی نہیں مانا جاتا کیا ہندوانی رواج مسلمانوں کے لیے اس قدر دلنشین ہو جاتا ہے؟ پھر اس کی خرابیاں الگ مثلاً

(۱) اگر قرآن و حدیث کے برخلاف اسی طرح مردوں کو زندہ فرض کر کر کے حصے لگائے جائیں گے تو ہر مورث کے جتنے عزیز، جتنے بچے، جتنی بیویاں یا شوہر یا عزیز ان کی اولاد کی بیویاں شوہر مر چکے ہونگے ان سب کو بھی زندہ تصور کر کے ان کے وارثوں کو میراث دینا لازمی ہوگا ورنہ آخر ان کا کیا قصور، اگر وہ بھی اپنی داستانِ ظلم رو رو کر بیان کرنے لگیں گے تو کیا ہوگا آخر کسی کو زندہ تصور کرنا کسی کو نہ کرنا ظلم نہیں تو کیا کہلائے گا۔

(۲) قانون بجائے ایک حقیقت ہونے کے ذہنی تصور و تخیل بن کر رہ جاتا ہے

کہ مردہ کو زندہ تصور کیا کریں اور میراث دیں جس کو کوئی قانونی عقل بھی گوارا نہ کرے گی اور قرآن وحدیث کے تو بالکل مخالف ہی ہے کیونکہ آیات واحادیث میں وارثوں کے جو حق قرار دیے گئے ہیں وہ سب ایجابی جملے ہیں اور ساری زبانوں کا قاعدہ ہے کہ ایجابی جملہ یعنی فعل ایجابی میں محکوم علیہ کا وجود ضروری ہے، اس لیے وارث وہی ہوگا جو موجود ہوگا۔ دوسرے مثلاً وَوَرِثَهُ اَبَوَاهُ میں ورثہ ہونا منسوب ابوین کی طرف ہے اس لفظ کا مصداق وہ ہے جو موجود ہوگا فعل کا فاعل وہی ہوگا معدوم فاعل نہیں ہوسکتا اس لیے کسی مردہ معدوم کو زندہ تصور کرکے حصہ وراثت نہیں مل سکتا نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ جو ماں باپ اور اقربا چھوڑیں اس کا حصہ) سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نے چھوڑا ہے اسی کے چھوڑے ہوئے سے حصہ ہے تو چھوڑا دادا نے حصہ لیا جائے باپ مردہ سے، چھوڑا چچا نے حصہ لیا جائے باپ مردہ سے یہ سب آیت کے خلاف ہوگا۔

(۳) آیت فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ (اگر میت کے ولد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوں تو ماں کے لیے ۱/۳ ہے) اب اگر مردوں کو زندہ تصور کیا جائے گا تو ولد کی موجودگی میں سوائے اس کے کوئی باقی نہ رہے گی کہ اس کے اولاد ہی ہوتی ہو تو ماں اس حصہ سے محروم ہوگی کیونکہ مردہ زندہ تصور کی جائے گی پھر آیت کے خلاف ہوگا۔

(۴) اسی طرح اولاد نہ ہونے میں بیوی کو ۱/۴ اور شوہر کو ۱/۲ اسی وقت ملیگا جب یا تو میت ہو۔ ورنہ مردہ اولاد تو زندہ مانتی ہوگی۔

(۵) زندہ بیٹے کی اولاد کو نہ دینا اور مردہ بیٹے کی اولاد کو دینا جب کہ دادا سے سب کا تعلق برابر ہے کیا ظلم اور ناانصافی نہیں، زندہ بیٹا کل ضائع کردے یا کسی اجنبی کو دیدے یا وقف یا رہن کردے تو زندہ کے بیٹے تو بھیک مانگتے پھریں اور مردہ کے بیٹے رئیس بنے

Marfat.com

بیٹھے رہیں تو کیا یہ ظلم نہ ہوگا کیا ان کا قصور یہی نہیں کہ ان کا باپ زندہ تھا اگر مرچکا ہوتا تو ان کو بھی دادا کا ترکہ اسی تعلق سے مل سکتا جس سے ان کے مردہ چچا کے بیٹوں کو ملا۔

(۶) آیت وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ (اور اُس کے ذمہ کہ جس کے لیے بچہ جنا گیا ہے بچوں کی ماؤں کا رزق ہے) بتاتی ہے کہ جس کے لیے بچہ ہے وہ باپ ہے نسب باپ سے ہے ماں سے نہیں ہے یہاں عَلَى الاب (باپ کے ذمہ) یا علی الوالد (والد کے ذمہ) یا علی اذواجھن (ان کے شوہروں کے ذمہ) نہیں فرمایا تو معلوم ہوا نسب باپ سے ہے اولاد بیٹے کی ہی اولاد شمار ہوگی بیٹی کی نہیں۔ عرب کہتا ہے۔

بنونا بنوابنائنا و بناتنا بنوھن ابناء الرجال الاباعد

ہمارے بیٹے ہمارے بیٹوں کے بیٹے ہیں اور بیٹیوں کے بیٹے تو دور کے لوگوں کے بیٹے ہیں

دیوانِ علیؑ کے پہلے قصیدے کا شعر ہے

وانما امہات الناس اوعیۃ مستودعات وللانساب اٰباء

لوگوں کی مائیں تو امانت کا ظرف ہیں اور نسب کے لیے صرف باپ ہیں۔

لیکن اس بل میں نواسے اور بھانجے کو بھی اولاد یا ولد میں داخل کر کے وارث بنایا گیا ہے عربیت کے بھی خلاف ہے اور قرآنی اشارات کے بھی خلاف۔

(۷) آپ کہتے ہیں کہ قانونِ شریعت میں ایسی کوئی صریح بندش نہیں مگر کوئی کہہ سکتا ہے کہ قرآنِ شریف میں پوتے بھتیجے بھانجے نواسے کا کہیں صریحی ذکر ہی نہیں ہم تو قرآن مجازاشارات اور اجماع و احادیث سے تقسیم حصص کر لیں گے جو لوگ صریحی چاہتے ہیں وہ کیا کرینگے اور پھر "قانونِ شریعت" کا مفہوم خدا جانے کیا قرار دیا گیا ہے جبکہ دلالت قرآن اور حدیث شریف و اجماع سے ثابت ہے کہ بیٹے کے ہوتے پوتا اور بھائی کے ہوتے بھتیجا

وارث نہیں تو کیا ان کی شریعت مسلمانوں کی شریعت سے الگ ہے۔

(۸) اگر زید کے ایک بیٹی ایک دوسری بیٹی سے نواسا اور ایک بھائی ہے

زید	۳
بیٹی	نواسا	بھائی
۱	۱	۱

تو اس بل کے موافق بیٹی کو ½ نواسے کو بیٹی کو زندہ تصور کر کے پھر اس کو مار کر اس کے حصہ کا ⅓ اور بھائی کو ⅓ ملے گا، لیکن قرآن مجید فرماتا ہے وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ کہ اگر ایک بیٹی ہو تو اس کو نصف دیا جائے یہاں بجائے ½ نصف کے ⅓ دینا قرآنِ شریف کے خلاف ملے گا۔

(۹)

عمر	۹
دو بہن	بھانجی	چچا
۴	۲	۳

اگر عمر کے دو بہن ایک بھانجی ایک چچا ہے تو اس بل کی رو سے دونوں بہنوں کو ⅔ بھانجی ⅓ چچا کو ⅓ ملے گا۔ اور قرآنِ شریف کا ارشاد ہے وَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ (اگر بہنیں دو ہوں تو ان کے لیے ترکہ کا دو تہائی ہے) یعنی اس صورت میں ⅔ ملنا چاہیے یہاں قرآن کے خلاف ⅔ ملتا ہے۔

(۱۰)

ہندہ	۳
بھائی	بھانجا
۲	۱

ہندہ کا انتقال ہوا ایک بھائی ایک بھانجا چھوڑا اس بل سے بھائی کو ⅔ اور بھانجے کو ⅓ ملتا ہے اور قرآنِ شریف میں ہے وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ (اور بھائی کل کا وارث ہے اگر بہن کے اولاد نہ ہو) یہاں بھی قرآنِ شریف کے خلاف

Marfat.com

بجائے کل کے بھائی کا حصّہ ۲/۳ ہوا۔

(۱۱)

خالد	۳	
بہن	بھتیجی	چچازاد بھائی
۱	۲	محروم

خالد نے ایک بہن، ایک بھتیجی ایک چچا زاد بھائی چھوڑا تو اس بل سے بہن ۱/۳ اور بھتیجی کو ۲/۳ ملے گا اور چچا زاد بھائی محروم رہے گا۔ اور قرآنِ شریف میں ہے نِصْفُ مَا تَرَكَ (بہن کو لاولد بھائی کے ترکہ سے نصف ہے) تو یہاں قرآن کے خلاف بہن کو بجائے نصف کے ۱/۳ ملا۔

(۱۲)

زینب	۴	
شوہر	نواسہ	بھتیجا
۱	۲	۱

زینب مرگئی، شوہر اور ایک نواسا، ایک بھتیجا چھوڑ گئی تو اس بل سے شوہر چوتھائی ۱/۴ اور نواسے کو نصف اور بھتیجے کو ۱/۴ ملے گا مگر قرآن شریف میں وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ (اور تمہارے لیے نصف بیویوں کے ترکہ سے اگر ان کے ولد نہ ہو) اور نواسا ولد نہیں ہے تو یہاں قرآن کے خلاف شوہر کو بجائے نصف کے ۱/۴ ملا۔

(۱۳)

رشید	۹		
تین بیٹیاں	پوتی	پوتی	پوتی
۳	۲	۲	۲

رشید مرگیا ہے تین بیٹیاں ایک پوتی ایک بیٹے کی ایک دوسرے کی ایک کی چھوڑتا ہے تو اس بل کی وجہ سے ہر بیٹی کو ۱/۹ تینوں بیٹیوں کو ۳/۹ اور ہر پوتی کو ملیں گے اور قرآنِ شریف فرماتا ہے فَإِنْ كُنَّ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا

Marfat.com

تَرَكَ (اگر بیٹیاں دو یا زیادہ ہوں تو ان کے لیے ترکہ کا ⅔ ثلث ہے) اور یہاں بجائے ⅔ کے ⅓ مل رہا ہے۔ یہ قرآن کے خلاف ہے کہ دو ثلث کی جگہ ایک ثلث ہے۔

(۱۴) ۱۸ عبداللہ

والدہ	بہن	بھتیجی
۳	۵	۱۰

عبداللہ کا انتقال ہوا۔ والدہ بہن بھتیجی باقی رہے تو اس بل سے والدہ کو ۳/۱۸، بہن کو ۵/۱۸، بھتیجی کو ۱۰/۱۸ ملتا ہے اور قرآنِ مجید آیت مذکورہ ۳ اور آیت مذکورہ ۱۰ سے والدہ کو ۶/۱۸ اور بہن کو ۹/۱۸ دیتا ہے، یہ بھی کھلی مخالفت ہے۔

(۱۵) ۳ عبدالرحمٰن

بیٹی	پوتی	بہن
۱	۲	محروم

عبدالرحمٰن مرتا ہے ایک بیٹی ایک پوتی ایک بہن چھوڑ جاتا ہے۔ اس بل کی رو سے بیٹی کو ½ اور پوتی کو ⅓ ملتا ہے اور حدیث شریف میں ہے جو صحیح بخاریؒ ج ۲ ص ۹۹۷ پر ہے۔ ایک صحابی ہزیل بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعریؓ سے سوال کیا گیا ایک بیٹی ایک پوتی ایک بہن کا حصہ میراث کیا ہے آپ نے جواب دے کر یہ فرمایا کہ ابن مسعودؓ کے پاس جاؤ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ بیٹی کے لیے نصف پوتی کے لیے ⅙ دو تہائی پورا کرنے کے لیے باقی بہن کا ہے اب دیکھیے کہ یہ بل حدیثِ صحیح کے مخالف ہے، بیٹی کو بجائے نصف کے ½ اور پوتی کو بجائے ⅙ کے ⅔ اور بہن کو محروم کرتا ہے، اور اس حدیث کے بھی مخالف جس میں ارشاد ہے بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بنا دو۔

(۱۶) اگر کسی کا ایک بیٹا العیاذ باللہ مسلمان نہ رہا ہو اولاد مسلمان ہو اور دوسرا بیٹا مسلمان ہو دونوں مرجائیں پوتے ہی پوتے دونوں کی اولاد موجود ہو تو لازم آتا ہے کہ دادا کے انتقال کے وقت پہلے بیٹے کی اولاد محروم کی جائے کیونکہ دونوں کو زندہ تصور کیا جائے گا، کافر وارث نہیں ہوسکتا اس کی اولاد کو حصّہ کیا مل سکے گا، اب وہ یتیم پوتے کس کس کو روئیں گے، ان پر کس کا ظلم ہوگا، ان کی بے کسی و بے بسی پر کون ترس کھائے گا اِسے آپ سوچا کیجیے۔ قصور باپ کا سزا بیٹوں کو۔ کرے کوئی بھرے کوئی۔

یہ چند باتیں عرض کر دی گئی ہیں جو ان شاء اللہ کافی ہوں گی ورنہ خود بل کی ایسی ایسی خرابیوں پر پوری کتاب بن سکتی ہے کہ نہ یہ عقل کے موافق ہے نہ نقل کے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدا اور رسول کی اطاعت اور دین و اہلِ دین کی عظمت و محبت عطا فرمائیں، و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

جمادی الاخریٰ ۱۳۸۳ھ

Marfat.com

پونے کی میراث

حضرت مولانا جمیل احمد تھانوی مدظلہم

مفتی جامعہ اشرفیہ ـــــ لاہور

ناشر

ایم۔ ثناءاللہ خان - ۲۶۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

Marfat.com